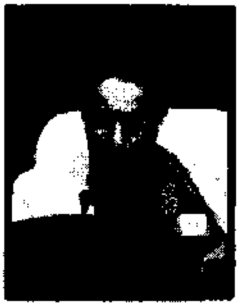

تہران میں
حمایت فلسطین عالمی کانفرنس سے
صدر جمہوریہ ایران
حجت الاسلام سید محمد خاتمی کا خطاب

دنیائے انسانیت اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ امریکی اور برطانوی حمایت کے سایہ میں مٹھی بھر صہیونی جلادوں نے طاقت اور مہلک اسلحوں کے ذریعے لاکھوں فلسطینی عوام کو ان کے ملک سے باہر نکال دیا اور گذشتہ پچاس سال سے لیکر آج تک شاید ہی کوئی دن ایسا گذرا ہو جب فلسطینی مظلومین کو گولیوں سے بھونا نہ گیا ہو۔ ابتدائی مرحلے میں امریکہ، برطانیہ اور سوویت یونین تینوں ان یہودی جلادوں کی حمایت کر رہے تھے اور جب برطانوی سامراج کا بڑھاپا آگیا تو دنیا کی دونوں مشرقی اور مغربی بڑی طاقتیں فلسطینیوں کی نابودی میں ہمہ تن سرگرم ہو گئیں اور سوویت یونین کے زوال کے بعد دنیا کی اکلوتی عظیم طاقت امریکا نے ایک طرف تو کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کے ذریعہ عالمی صلح اور عرب اسرائیل سمجھوتے کا ڈھونگ رچاتے ہوئے اسرائیل کو لازمی بین الاقوامی شناخت سے مالامال کر دیا اور دوسری طرف مقبوضہ فلسطین کے ایک مختصر سے خطے میں یاسر عرفات کو بے تاج بادشاہ بنا کر فلسطینیوں کا قتل عام شروع کر دیا اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر روز بے گناہ

فلسطینی نوجوان بے رحمانہ انداز میں قتل کئے جا رہے ہیں اور دنیا کی بے شمار نام نہاد انسانی حقوق سے وابستہ تنظیموں پر موت کا سناٹا چھایا ہوا ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ فلسطین میں مارے جانے والے بیگناہ مسلمان نوجوان ان تنظیموں کی نظر میں انسان نہیں ہیں۔

واضح رہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران نے شروع ہی سے فلسطینی مظلوموں کی اعلانیہ حمایت میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ نہیں محسوس کی۔ ایران بیانگ دہل اعلان کرتا رہا کہ عرب دوستو! یہ معاہدہ صلح در حقیقت اسلام اور مسلمانوں کی ذلت ورسوائی کا طوق ہے جو تمہارے گلے میں ڈالا جا رہا ہے اس سے دھوکا مت کھاؤ اور اچھی طرح سمجھ لو کہ فلسطین کی نجات کا واحد ذریعہ ووسیلہ خدا کی لازوال طاقت سے بھرپور وابستگی ہے۔اللہ کی عظیم طاقت پر بھروسہ کرتے ہوئے فلسطینی مجاہدین انتفاضہ نامی تنظیم کے سایہ میں آگے بڑھے اور خدا کا شکر ہے کہ فلسطینی مجاہدوں نے اپنی معرکت الآراء شجاعت اور جانبازی کے ذریعے صہیونی جلادوں کے حوصلے پست کردئے اور آج محاذ جنگ پر دشمن کی توپوں کا مقابلہ کرنے والا فلسطینی مجاہد اپنے ساتھیوں کو یہ پیغام دیتے ہوئے شہادت سے ہم آغوش ہو رہا ہے کہ ذلت کی سیاہ موت سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ عزت کی سرخ موت کو گلے لگاؤ اور دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہادت سے ہم آغوش ہو جاؤ۔

ایران کی موجودہ اسلامی جمہوری حکومت نے کچھ دنوں قبل تہران میں حمایت فلسطین عالمی کانفرنس کا اہتمام کیا تھا جس میں دنیا کے مختلف اسلامی ممالک کے مندوبین نے شرکت فرمائی تھی۔ذیل میں اس کانفرنس سے صدر جمہوریہ ایران عزت مآب سید محمد خاتمی صاحب کا خطاب حاضر خدمت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی تنظیموں کے سربراہان محترم، گرانقدر عوامی نمایندگان، باعث عزت واحترام محققان ودانشمندان نامور، ہردلعزیز مجاہدین ومہمانان گرامی!

ابتدائی مرحلہ میں، میں اسلامی جمہوریہ ایران اور بالخصوص عظیم الشان وگرانقدر تجربات سے مالامال ملت اسلامیہ ایران کی جانب سے اس سرزمین پر آپ لوگوں کا پرخلوص استقبال وخیر مقدم کرنا چاہتا ہوں اور اس اہم اجلاس کی تشکیل کو محض ایک دینی فریضہ ہی نہیں بلکہ بہادر اور مظلوم فلسطینی عوام کا بنیادی حق تسلیم کرتا ہوں۔

فلسطین درحقیقت فقط کسی ایک سرزمین کا نام نہیں ہے بلکہ یہ انسانی تاریخ وتمدن اور فرہنگ وثقافت کا خلاصہ ہے۔ ''بیت المقدس'' اس طولانی تاریخ بشریت کے دوران ادیان ومذاہب اور انسانوں کے درمیان مذاکرہ وگفتگو کا سرآغاز رہا ہے۔ مسجد الاقصیٰ مسلمانوں کا قبلۂ اول۔ خداوند عالم کے بندۂ محبوب کی معراج اور حریم امن خداوندی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

"سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیتنا انه هو السمیع البصیر۔"

اس مقدس سرزمین اور اس ٹھوس ومستحکم قوم کی برکتوں میں سے بس اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی جڑیں ہر انسان اور ہر قوم کے احساس اور اس کی فکر کی گہرائی میں پھیلی ہوئی ہیں۔ فلسطین کا نام آزادی اور انسانی امید کی یاد تازہ کردیتا ہے۔ جہاں کہیں بڑے رنج ومصائب کا ذکر آتا ہے وہاں فلسطین کا خونیں افق عظیم تر ثابت قدمیوں کے دروازے کو کھول دیتا ہے اور آزادی وکامیابی کی خوشخبری دینے لگتا ہے اور یہ سب کچھ درحقیقت موجود

ہ دنیا میں ایک مستقل فرہنگ و ثقافت اور ایک آزاد قوم کی حق پسندی کی برکت ہے۔

بیت المقدس کی آواز ایک طویل مدت سے دنیائے بشریت کے کانوں سے ٹکرا رہی ہے۔ یہ مختلف انسانوں کی قربت و ہمدلی اور مختلف ادیان و مذاہب کے درمیان میل جول کی جیتی جاگتی آواز ہے۔ اس آواز کو کان لگا کر سننا چاہئے اور ان سیاسی ہتھکنڈوں کا ڈٹ کر مقابلہ بھی کرنا چاہئے جن کی وجہ سے یہ مقدس وادی برسوں سے مٹھی بھر لوگوں کی نسل پرستانہ اور ظالمانہ ہوس کی قربان گاہ بنی ہوئی ہے۔

حاضرین محترم!

میں آپ لوگوں کی اجازت سے آپ کی توجہ ملت فلسطین کے پامال شدہ حقوق اور ان پامال حقیقتوں کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں جن کی شناخت و معرفت انسان کی اہم ذمہ داری ہے۔

آخر وہ کون سا طریقہ ہے جس کو بروی کالاتے ہوئے سرزمین مشرق کے امن و سلامتی اور تہذیب و تمدن کے گہوارہ کو بدامنی اور بے گناہ انسانوں کے قتل و عام کا مرکز بنا دیا گیا؟ کیسے صدیوں سے ایک ساتھ محبت آمیز زندگی بسر کرنے والے مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کو نسل پرستی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا اور ایک ایسی ظالم و غاصب صہیونی حکومت برسر اقتدار آگئی جو علاقائی امن و سلامتی اور انسانی حرمت و حقوق کی بقا کے لئے زبردست خطرہ بن چکی ہے؟

فوجی جھگڑوں اور سیاسی کشمکشوں کے پیچھے جو کچھ ہو رہا ہے وہ در حقیقت خطرناک صہیونیت کا ظہور و فروغ ہے۔ صہیونیت کسی دین و آئین کا نام نہیں ہے بلکہ سماج و سیاست کے میدان میں خود پسندانہ اور نسلی امتیازات پر مشتمل فکری دباؤ کا نام ہے جس نے حضرت

۔موسیٰ کے پاکیزہ دین کو اپنی شیطانی خواہشات کا کھلونا بنا رکھا ہے۔ صہیونیت کا نہ یہودی مذہب کی الٰہی روح سے کوئی سروکار ہے اور نہ ہی آزاد منش یہودیوں سے اس کا کوئی واسطہ ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ انسانی حقوق اور سیاست کے اعلیٰ اصولوں اور معیاروں سے بھی اس کا کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صہیونیت کی بنیاد ذاتی فضیلت اور دوسروں کے حقوق کی پامالی و نابودی پر قائم ہے اور اسی غلط بنیاد پر ایک حکومت کی تشکیل کر دی گئی ہے جس کی نظر میں انسانیت کے بنیادی اصولوں اور معیاروں کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور جس نے اپنی ظالمانہ راہ و روش اور غیر معمولی بیرحمی کے ذریعہ دنیا کے نامور جلادوں کو پس پشت ڈال دیا ہے "اسرائیل" دراصل "صہیونیت" کا بھدا اور بدنما جلوہ اور انسانی عظمت اور حق و حقیقت کی بے حرمتی کا نمونہ ہے۔

ہمارا عقیدہ و ایمان ہے کہ دنیا کے کسی گوشے میں کسی بھی انسان کو محروم و مرعوب اور مظلوم و پسماندہ نہ ہونا چاہئے۔ دنیا کی کسی قوم کے حقوق کو پامال نہ کیا جانا چاہئے یہی وہ مقدس بنیاد ہے جو انسانی زندگی کو معنی و مفہوم عطا کرتی ہے۔ اور دنیا کے تمام لوگوں پر یہ فریضہ عائد کرتی ہے کہ وہ ملت فلسطین کے غصب شدہ حقوق کی حفاظت و بحالی کے لئے لازمی قدم اٹھائیں۔ ملت مظلوم فلسطین میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو خون آلود فلسطینی سرزمین میں موجود ہیں اور وہ لوگ بھی شامل ہیں جو رنج و مصائب سے تنگ آ کر دنیا کے مختلف علاقوں میں دربدری اور آوارہ وطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور صہیونیت کی ظالمانہ و نسل پرستانہ ہوس کا شکار ہیں۔ اپنے پامال شدہ حقوق کی بحالی و بازیابی کے لئے ان کی جدو جہد عدل و انصاف پر مبنی ہے اور اس جدو جہد کی ہر ممکن خدمت و حمایت کی جانی چاہئے۔

أذن للذين يُقَاتِلُون بأنهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير"

خواہران و برادران عزیز!

دنیا کو صلح و سلامتی کی ضرورت ہے اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ انسانی عدالت و شرافت اور عوام الناس کے مطالبات کو نگاہ میں رکھے بغیر دنیا کی کوئی بھی صلح مستحکم وپائدار نہیں ہو سکتی ہے۔ اس بنیادی اصول کو نگاہ میں رکھتے ہوئے مشرق وسطی علاقہ میں بھی اسی وقت ایک مستحکم صلح قائم ہو سکتی ہے جب ملت اسلامیہ فلسطین کے تمام جائز حقوق بحال ہو جائیں۔ جملہ آوارہ وطن فلسطینیوں کی وطن واپسی کا حق، اپنی قسمت کے بنانے اور سنوارنے کا حق، مقبوضہ علاقوں کی مکمل آزادی وبازیابی کا حق، مستقل، آزاد اور آباد وطن کی دولت سے مالا مال ہونے کا حق، پرامن زندگی بسر کرنے کا حق اور فلسطینی یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کو دوستانہ ماحول میں زندگی بسر کرنے کا حق اس علاقے میں ایک مستحکم صلح کی تشکیل کے لوازم ہیں۔ پس علاقے میں پھیلی ہوئی بدامنی کے اسباب و عوامل کا تجزیہ کرتے وقت اور ایک مضبوط صلح کی ناکامی کی وجہ تلاش کرتے وقت علاقے میں موجود نسل پرستانہ ماہیت کی حکومت کو نگاہ میں رکھنا ضروری ہے جو بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ عام انسانی انفرادی اور اجتماعی حقوق کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پس موجودہ صورتحال کو نگاہ میں رکھتے ہوئے آج صرف مسلمانوں ہی کی نہیں بلکہ عالمی انسانی برادری سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ملت فلسطین کے جائز حقوق کی بحالی وبازیابی کے لئے اٹھ کھڑا ہو تاکہ علاقائی اور عالمی سطح پر ایک پائدار صلح کا قیام عمل میں آسکے۔ واضح رہے کہ کہ پانچ دہائیوں سے بھی زیادہ وقت گزر چکا ہے کہ فلسطینی عوام عام انسانی حقوق سے محروم ہیں اور فلسطینی مظلومین کے ان بنیادی حقوق کو خاموشی اور

سمجھوتوں کے فراموش خانے میں ڈال دیا گیا ہے۔ایک لمبی مدت گزر جانے کی وجہ سے فلسطینی عوام کے حقوق کو نہ تو فراموش کیا جاسکتا ہے۔اور نہ حقوق کی پامالی کی تنظیم کو میدان سیاست میں ایک عادت اور رویہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ فلسطین کے بہادر عوام کی تنظیم انتفاضہ کوان بنیادی اصولوں سے باخبر اوران پر مکمل اعتقاد وایمان رکھنا چاہئے۔ آج سرزمین فلسطین میں جو کچھ رونما ہورہا ہے وہ درحقیقت ایک قوم کی عوامی بیداری وخود آگاہی کی تجلی ہے جس نے اپنی آزادی کے بنیادی حق کو دوبارہ حاصل کرنے کا ٹھوس ارادہ کرلیا ہے۔یہ وہ اہم اور ابتدائی ترین حق ہے جس کو پوری دنیائے بشریت تسلیم کرتی ہے اور مظلوم و آوارہ وطن فلسطینی عوام اسی بنیادی حق کا مطالبہ کررہے ہیں اور بعض بڑی طاقتیں بالخصوص امریکہ ان کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

آج فلسطینی عوام ظالمانہ روابط اور صلح و سمجھوتوں پر مشتمل مکارانہ ہتھکنڈوں سے ناامید ہوکر انتفاضہ کی راہ وروش اختیار کرچکے ہیں اوراس تنظیم کے سایہ میں وہ نئی امید، نئے عزم وحوصلہ اور نئی وحدت سے مالامال ہوچکے ہیں۔ آج ملت اسلامیہ فلسطین کے بہادر نوجوانوں نے اپنے وطن کے مقدس پتھروں کے سایہ میں پناہ اختیار کررکھی ہے۔معرکہ انتفاضہ عوام کی شجاعت اوران کے ایمان کی امید کا میدان اور طاقت وظلم کی حاکمیت کی اعلانیہ تردید ہے۔اس کے علاوہ لوگوں کے دعوی اوران کے عقائد کے تجزیہ کا معیار بھی یہی انتفاضہ ہے۔جو شخص عدالت وآزادی کی وسعت اورانسانی عظمت وحقوق کے دفاع کا خواہاں ہے اوراپنی اس خواہش پر اٹل ہے وہ اپنے آپ کو ”انتفاضہ“ سے الگ نہیں رکھ سکتا۔ فلسطین پر غاصبانہ قبضہ، فلسطینی عوام کی سرکوبی اور فلسطینی مردوں اور عورتوں کی ثابت قدمی کا چرچا مسلمانوں میں ہمیشہ رہا ہے اور آج دنیا کی آزاد قومیں بھی ان

حقائق کی طرف ہمہ تن متوجہ ہیں۔ مسئلہ فلسطین فقط حکومتوں کی حمایت کے دائرہ میں محدود نہیں ہیں بلکہ یہ وہ حقیقت ہے جو عوام الناس کے مطالبات سے ہی نہیں بلکہ عوامی تنظیموں، عالمی مفکروں ودانشوروں اور دنیا کی تمام آزادی طلب مسلمان قوموں سے پوری طرح جڑی ہوئی ہے ۔

فلسطین میں انصاف و آزادی کی تشکیل تمام مسلمانوں کی دلی خواہش اور ان کے درمیان وحدت و ہم آہنگی کا باعث ہے۔ اسلامی کانفرنس کی تشکیل اسی بنیاد پر عمل میں آئی اور دنیائے اسلام کی ذاتی طاقت کا ظہور اسی بنیاد پر ہوا۔ ہم لوگوں کو اس کی اس صلاحیت کو بخوبی پہچاننا اور اس کو عملی رنگ وروپ دینے کی کوشش کرنا چاہئے۔

انقلاب اسلامی ایران، اپنی ابتداء سے کامیابی کے مختلف مراحل تک اور اس کے بعد اسلامی جمہوریۂ ایران کے قیام سے لیکر آج تک فلسطین اور فلسطینیوں کے مستقبل کے بارے میں ہر ممکن غور وفکر میں سرگرم رہا ہے۔ "آج ایران، کل فلسطین" ہماری سر زمین کے صاحب عظمت شہیدوں کا نعرہ رہا ہے اور امام خمینیؒ کے ارمانات میں فلسطین کا نام سر فہرست رہا ہے اور فلسطینی عوام کے جائز حقوق کی بحالی آج بھی ایرانی عوام و حکومت کی دلی خواہش اور لازمی کوشش کا اہم حصہ ہے۔

اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کو فلسطینی عوام کے مستقبل اور صہیونیت کے خلاف لبنان میں انتفاضہ کی معرکہ آرائیوں سے خصوصی لگاؤ رہا ہے اور وہ پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں کہ مشرق وسطیٰ کے بحران کا حل درحقیقت فلسطینی عوام کی تنظیم انتفاضہ کی بھرپور حمایت اور اس علاقے میں مستحکم صلح وسلامتی کی تشکیل سے جڑا ہوا ہے۔ اسلامی جمہوریۂ ایران کے صدر کی حیثیت سے میں بھی

دوحہ میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس میں اس موقف کا اعلان کر چکا ہوں اور آج آپ لوگوں کے سامنے دوبارہ اعلان کر رہا ہوں کہ مسئلہ فلسطین کے حل کے سلسلے میں درج ذیل باتیں غیر معمولی اہمیت کی حامل ہیں۔

۱۔ تمام فلسطینیوں کی ان کے اصلی اور حقیقی وطن یعنی مقبوضہ فلسطین میں واپسی

۲۔ ملک کے آئندہ نظام کے سلسلے میں کوئی آخری فیصلہ کرنے کے لئے اس سر زمین کے حقیقی مسلمان، عیسائی اور یہودی باشندوں کے درمیان استصواب عامہ کی تشکیل۔

۳۔ پورے ملک فلسطین میں فلسطینی عوام کی پسندیدہ حکومت کا قیام اور بیت المقدس کو فلسطین کا دارالحکومت بنانا۔

۴۔ اس سر زمین کے موجودہ باشندوں کے سلسلہ میں فلسطین کا آخری فیصلہ

محترم مندوبین اور گرانقدر حاضرین!

معرکۂ جنوب لبنان اور انتفاضہ دوم نے اس بات کو بے بنیاد ثابت کر دیا ہے کہ صہیونی حکومت کو شکست نہیں دی جاسکتی ہے۔ اس معرکہ آرائی نے فلسطینی عوام کی آنکھیں کھول دیں اور وہ اپنی جدوجہد کی راہ میں بڑے حوصلے کے ساتھ پیش قدم ہو گئے ہیں۔ اس حساس موقع پر ہملوگوں کا یہ فریضہ ہے کہ اس قوم کی بھرپور مدد کریں۔ اسی بنیاد پر میں نے مسلمان ملکوں کے غیر سرکاری اداروں اور تنظیموں نیز تمام حکومتوں کی مشترکہ کوشش سے غیر معمولی امید وابستہ کر لی ہے اور ان تمام حکومتوں اور غیر حکومتی اداروں سے درج ذیل باتوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مشترکہ کوشش کا خواہاں ہوں۔

۱۔ فلسطینیوں کے خلاف صہیونی حکومت کے منصوبہ بند مظالم کی بھرپور اور اعلانیہ مذمت۔ واضح رہے کہ صہیونی مظالم سے فقط بین الاقوامی اسلامی و انسانی اصولوں کی

ہی نہیں بلکہ انسانی حقوق کے سلسلے میں ۱۹۴۹ میں ہونے والے جنیوا کنونشن کی بھی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

۲۔ جملہ اسلامی ملکوں کی طرف سے اسرائیل کی مکمل تحریم

۳۔ تسلط وسرکوبی کے خلاف جائز جدوجہد کی حیثیت سے انتفاضہ فلسطین کی بھرپور حمایت کی کوشش۔

۴۔ مقبوضہ فلسطین میں جنگی جرائم کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کے لئے اقوام متحدہ کی جانب سے ایک عدالت گاہ کی تشکیل کی کوشش۔

۵۔ مقبوضہ فلسطین میں رونما ہونے والے انسانیت سوز حوادث کے تجزیہ کے لئے ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن کی تشکیل کے لئے مسلمان ملکوں کی مشترکہ سفارتی جدوجہد۔

۶۔ فلسطینی عوام کی اقتصادی ناکہ بندی کی روک تھام۔

۷۔ بیت المقدس کو دار الحکومت قرار دیتے ہوئے ایک فلسطینی حکومت کی تاسیس کی حمایت تاکہ سرزمین فلسطین پر فلسطینی عوام کی حکومت کی تعمیل کی زمین ہموار ہوسکے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس راہ میں اٹھایا گیا ہر قدم دنیا میں صلح وآزادی وعدالت کی تشکیل اور عظیم الشان فلسطینی عوام کی کی خوشحالی کی راہ میں ایک اہم قدم ہے بارگاہ عالیہ خداوندی میں دست بدعا ہوں کہ وہ اس راہ میں آپ سبھی لوگوں کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

☆☆☆